عرب جمہوریہ مصر　　　　11 ذی القعدہ ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف　　　　10 جون ۲۰۲۲ء

دین اور انسان

بے شک اسلام کا پیغام پوری انسانیت کی بلندی کا پیغام ہے جس کی حقیقت ایسی اقدار ہیں جو بلند رتبہ اور جامع ہیں، یہ بھلائی اور سلامتی کی طرف دعوت دیتا ہے اور پوری بشریت کے لیے خوشی و فرحت کا باعث ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:" وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ" "اور بے شک ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کے بھیجا ہے"[انبیاء: ۱۰۷]۔ اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے دین حنیف نے انسان کو اس کے رنگ، نسل، اور زبان کی وجہ سے ان میں کسی قسم کا امتیاز کیے بغیر اس کی انسانیت کی بنا پہ اسے تکریم دی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ" "اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی" [بنی اسرائیل:70]، اور اللہ تعالیٰ نے ایسے نہیں فرمایا کہ ہم نے صرف مسلمانوں یا ایمان والوں کو عزت بخشی، اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارے آباؤ و اجداد ایک ہیں، پس سن لو! کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اور کسی سرخ کو کالے پر اور کالے کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر پرہیز گاری کی بنا پر، بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

جیساک ہ ہمارے اس عظمت والے دین نے بغیر کسی امتیاز کے تمام انسانی جانوں کی حفاظت فرمائی اور ہر خون کو اپنی پناہ میں لے لیا پس کسی مذہب کو حقیر نہیں جانا اور نہ ہی اس عقیدہ کی بنا پر کسی کا خون بہایا اور جان کی حفاظت تو عمومی طور پر ان چھ امور میں سے ہے جن کی حفاظت کے لیے تمام شریعتوں کا نزول ہوا جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:" وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ" اور اس نفس کو قتل نہ کرو جس کو اللہ تعالی نے بغیر حق کے قتل کرنا حرام قرار دیا ہے"[بنی اسرائیل: 33]۔ اور ارشاد باری تعالی ہے:" مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الأرض فَكَأَنَّمَا قَتَلَ الناس جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا" "جس نے کسی انسان کو سوائے قصاص کے اور زمین میں فساد برپا کرنے کے قتل کیا تو گویا اس نے

تمام انسانوں کا قتل کر دیا اور جس نے کسی انسان کو بچالیا گویا اس نے تمام انسانوں کو بچالیا"[مائدۃ:32]، اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے (اسے ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے) جب تک ناحق خون نہ بہائے۔

اور ہمارے دین حنیف میں انسان کو صرف تکلیف نہ پہنچانے سے ہی اتنا دور نہیں رکھا گیا بلکہ اسے تکالیف کو ختم کرنے اور فراخ دلی کا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور فراخ دلی ہی ہمارے دین، ہماری ثقافت، اور ہماری فطرت میں بنیادی خلق ہے اور کتاب الہٰی میں غور و فکر کرنے والا یہ جان لے گا کہ یہ بھی رواداری کی طرف ہی دعوت دیتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:" خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ" "(خطاکاروں سے) معذرت قبول کیجئے اور نیک کاموں کا حکم دیجئے اور نادانوں کی طرف سے رخ (انور) پھیر لیجئے" [اعراف 199]۔ اور ارشاد باری تعالی ہے:" وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ" ""اور چاہیے کہ (یہ لوگ) معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالی تمہیں بخش دے اور اللہ مغفرت کرنے والا رحم فرمانے والا ہے"[نور:22]۔ اور یہی ہمارے نبی کریم ﷺ کی سنت بھی ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ایسے شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فراخ دلی اور نرمی سے کام لے۔ اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے فیصلہ کرتے ہوئے اور اپنے حق کا تقاضا کرتے ہوئے فراخ دلی سے کام لیا وہ جنت میں جائے گا۔ اسلام میں فراخ دلی کا خلق ایسا منہج ہے جو تمام لوگوں کے ساتھ انہیں قبول کرتے ہوئے ان کا احترام کرتے ہوئے اور ان کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے معاملات کرنے کا درس دیتا ہے اور اسی طرح یہ خرید و فروخت اور تقاضا کرتے ہوئے اور زندگی کے پہلوؤں میں اس کا دامن تھامے رکھنے کا درس دیتا ہے۔

انسانیت کی اعلیٰ اقدار جنہیں اسلام نے دلوں پر نقش کرنے کی دعوت دی ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ: لوگوں میں بغیر کسی امتیاز کے ان سب کے ساتھ خوش اسلوبی سے بھلائی کی بات کرنا جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:" وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسنًا" "اور تم لوگوں سے اچھی باتیں کہنا" ۔[بقرۃ:83]، بلکہ ہم سے وہ بات کہنے کا مطالبہ کیا گیا ہے جو عمدہ ہو، ارشاد باری تعالی ہے:

"وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُواْ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ"" اور آپ میرے بندوں کو حکم دیجئے کہ وہ ایسی باتیں کیا کریں جو عمدہ ہوں"[بنی اسرائیل:53]۔

برادرانِ اسلام!

انسانیت کی اہم اقدار میں سے یہ بھی ہے کہ: ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و مہربانی کرنا جس کا فائدہ پورے معاشرے کو ہوتا ہے اور اسی سے انسانی اخوت کے حسین عمل کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے جس سے باہمی ربط والا ایسا معاشرہ پروان چڑھتا ہے جو محبت اور عطا کرنے جیسی صفات پر قائم ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے::"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ""اور بے شک ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کے بھیجا ہے"۔[انبیاء:۱۰۷]۔ اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر اللہ تعالی رحم فرماتا ہے پس تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے والا اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم کی طرح پاؤ گے کہ جب اس کے کسی حصے کو بھی تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترم نہ کرے۔

ہمیں دین کی حقیقی روح اور انسانی اقدار کو سمجھنے کی اشد ضرورت ہے جو انسانیت کو زینت بخشتی ہیں تا کہ ہمارا معاشرہ مضبوط ہو جائے اور اس میں محبت والفت اور اتفاق کا بول بالا ہو اور ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جو بھی ان اقدار سے دور ہوا وہ صرف دینی تقاضوں سے ہی دور نہیں ہوا بلکہ وہ انسانی تقاضوں سے بھی خارج ہو جاتا ہے اور اپنی بشریت اور فطرت سلیمہ سے بھی جدا ہو جاتا ہے جس پر اللہ تعالی نے تمام انسانوں کو پیدا فرمایا ہے۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے تمام ملکوں کی حفاظت فرما!